108340-ابھی بیوی بچے کو دودھ پلا رہی ہے تو کیا اگلے سال تک کیلئے حج کو مؤخر کیا جاسکتا ہے؟

سوال

میں نے اس سال حج کرنے کی نیت کرلی تھی، لیکن میری بیوی ابھی بچے کو دودھ پلا رہی ہے، تو میں نے اس وجہ سے حج کو آئندہ سال تک مؤخر کرنے کا ارادہ کیا ہے، یاد رہے کہ الحمد للہ میں مالی اعتبار سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں؛ تو میرے لئے کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اگر آپ نے فرض حج ادا کر لیا ہے تو پھر آپکو اس سال نفلی حج کرنے کا اختیار ہے، یا آپ اپنے اہل خانہ کی مشغولیت کی بنا پر آئندہ سال بھی کر سکتے ہو، بلکہ آپکو یہاں تک اختیار ہے کہ آپ چاہیں تو دوبارہ حج نہ کریں؛ اس لئے کہ یہ حج نفلی ہوگا فرض نہیں ہوگا۔

اور اگر سوال فرض حج کے بارے میں ہے، تو آپ کے سوال کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کیا حج کرنا فوراً واجب ہے یا اس میں کچھ تاخیر کی جا سکتی ہے؟ تو اس بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے، اگرچہ راجح یہ ہی ہے کہ فوری طور پر حج کی ادائیگی کرنی چاہیے، چنانچہ جس کے پاس زادِ راہ، اور سواری موجود ہے اس پر حج کرنا ضروری ہے، اس کیلئے حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں، مزید تفصیل کیلئے سوال نمبر: (41702) ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ بالا بیان کے بعد: اگر حج پر جانے کی وجہ سے آپکے اہل خانہ اور بچے کو کوئی نقصان نہ ہو تو آپ کو اس سال حج کرنا پڑے گا، اور آپ کیلئے اپنے اہل خانہ کو ساتھ لے جانے کی چاہت کی وجہ سے حج مؤخر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

رہا معاملہ آپکی بیوی کا تو اگر اسکے پاس حج کیلئے پیسے ہیں یا آپ اسکے حج کا خرچہ دینا چاہتے ہیں، اور پھر حج کرنے کی وجہ سے آپکی بیوی یا بچے پر کوئی مضر اثرات رونما نہیں ہوتے، یا وہ اپنے شیر خوار بچے کو کسی کے پاس چھوڑ سکتی ہے تو اس پر بھی اسی سال حج کرنا لازم ہوگا، اور بصورتِ دیگر اس کیلئے حج مؤخر کرنے کی اجازت ہوگی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ، موانع کی عدم موجودگی اور شرائط کے پورے ہونے کی بنا پر خاوند یا بیوی پر حج واجب ہوگا، اس لئے خاوند اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے کی خاطر حج کو مؤخر نہ کرے۔

ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"میری بیوی نے ابھی تک فریضہ حج ادا نہیں کیا، ہمارا ایک بیٹا ہے جسکی عمر صرف چار ماہ ہے، اور وہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے، تو کیا اسے حج کرنا چاہیے یا اپنے بچے کے پاس رہنا چاہیے؟ اور حج کرنے کی صورت میں اس کیلئے مانع حیض گولیاں استعمال کرنا اسکے لئے بہتر ہے یا نہیں؟ وضاحت کردیں، اللہ آپکو کامیاب کرے۔

تو آپ نے جواب دیا: اگر ماں کے سفر کرنے کی وجہ سے بچے پر کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے، یعنی اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ پی لے، اور اس کی دیکھ بھال کیلئے کوئی موجود ہو تو اس پر حج کرنے کی صورت میں کوئی حرج نہیں خاص طور پر اگر اسکا حج فرض حج ہو، اور اگر اس کے حج کرنے کی وجہ سے بچے کو کوئی نقصان ہوگا تو اس کیلئے حج کرنا جائز نہیں، چاہے فرض حج ہی کیوں نہ ہو؛ اس لئے کہ دودھ پلانے والی خواتین اپنے بچے کی وجہ فرض روزے چھوڑ سکتی ہے، تو اگر اسکے بچے کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو تو حج کو مؤخر کیوں نہیں کر سکتی؟ اس لئے اگر بچے کے بارے میں خدشہ ہو تو واجب یہی ہے کہ حج نہ کرے اور بچے کے پاس رہے، اور جب آئندہ سال بچہ بڑا ہو جائے تو حج کرلے، نیز اس خاتون پر حج نہ کرنے کی وجہ سے کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں فوری طور پر اس کیلئے حج کرنا ضروری نہیں۔

رہا معاملہ حج یا عمرے کے دوران مانع حیض گولیوں کے استعمال کا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں؛ اس لئے کہ یہ اسکی ضرورت ہے، لیکن اس بارے میں پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ گولیاں ان کیلئے نقصان دہ ثابت ہو" انتہی

"اللقاء الشهري"(10/25)

واللہ اعلم.